سید ذوالکفل بخاری شہید

مولانا مجاہد الحسینی

تھا علم و حکمت کا ایک پیکر ، وہ ارضِ مکہ میں بھی مکیں تھا
وہ جس کی فرقت کو دل نہ مانے ، مجھے تو لگتا یہیں کہیں تھا

ادیب بھی تھا خطیب بھی تھا ، وہ میرا ہم دم حبیب بھی تھا
تھا وہ متانت کا اِک سراپا ، وہ شیریں گفتار دِل نشیں تھا

وہ اپنے افکار میں تھا یکتا ، وہ اپنی عادات میں یگانہ
تھا حُسن کردار جس کا شیوہ ، وہ شکل و سیرت میں بھی حسیں تھا

حجازی لہجے کا تھا حُدی خواں وہ شہ بخاری کے قافلے کا
تلاشِ منزل میں اُس کا مقصد ، حجاز کی پاک سرزمیں تھا

وہ جس کے افکار ''بُوذری'' * تھے ، وہ جس کی تحریر ''بوالکلامی''
ادب کے مطلع کا مہرِ تاباں ، وہ علمی حلقے کا اک نگیں تھا

وہ سو گیا ہے حرم کی وادی میں ، اہلِ جنت کے پہلوؤں میں
خمیر ہی اس کا تھا حجازی ، وہ عاشقِ ختم مرسلیں ﷺ تھا

ہیں مجاہد کے ساتھ غمگیں فراقِ ذوالکفل میں ہی سارے
تھا اہلِ حق کی نگاہ کا مرکز ، وہ فہمِ احرار کا امیں تھا

* امام سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ذوالکفل بخاری: اک عبقری ستارہ

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

وہ میرا دوست، ہمدم　　ہمدرد تھا وہ ہر دم
آنکھیں ہیں میری پُرنم　　دل درد میں سمویا
میں بے تحاشا رویا

''اُستاذ'' ہم تھے کہتے　　باتیں ہی سنتے رہتے
علم و ادب کا بہتا　　دریا تھا ایک گویا
میں بے تحاشا رویا

میں کیا کہوں کہ کیا تھا　　چلنے میں وہ صبا تھا
اک پیکرِ حیا تھا　　اُف بیج غم کا بویا
میں بے تحاشا رویا

''ملتان'' میں پلا تھا　　''اُملج'' سے وہ چلا تھا
تہذیب میں ڈھلا تھا　　مہر و وفا کا جویا
میں بے تحاشا رویا

ماں باپ کا وہ جایا　　وہ عید پر تھا آیا
''مکہ'' سے پیار لایا　　''مالا'' میں جا کے سویا
میں بے تحاشا رویا

کفیل شاہ کا بازو　　ٹوٹا ہے اُس کا آزو
بہنوں کا وہ تھا نازو　　ماں باپ کا تھا ضویا
میں بے تحاشا رویا